حامی ہیں"　　(۲۰ لکچر لاہور ٹائیٹل پیج)

حاصل اس تمام مضمون کا یہ ہے کہ مرزا صاحب حدیث الآیات بعد المائتین سے تمسک کرنے میں سراسر غیر صائب بلکہ غیر صادق تھے۔　　(باقی دارد)

(خادم خاکسار محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

قادیانی تثلیث کے اقنوم

مولوی حبیب اللہ صاحب

مرزا صاحب۔ حکیم صاحب۔ مولوی صاحب

یمن کی ملکہ بلقیس کا تخت آنے پر تینوں کی مختلف رائیں

آیت قرآنی۔ سورۃ النمل پارہ ۱۹ کے رکوع ۱۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " قال یا ایھا الملؤا ایکم یأتینی بعرشھا قبل ان یأتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی علیہ لقوی امین قال الذی عندہ علم من الکتب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راٰہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی (ترجمہ) حضرت سلیمان نبی اللہ نے فرمایا اے سردارو تم میں سے کون ہے کہ لے آوے میرے پاس یمن کی ملکہ کا تخت پہلے اس سے کہ میرے پاس آویں مسلمان ہوکر۔ جنوں میں سے ایک دیو نے کہا میں لے آوں گا اس کو تمہارے پاس پیشتر اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھو۔ اور تحقیق میں اس پر البتہ قوی ہوں اور امانتدار بھی ہوں۔ اس شخص نے کہ جس کو اللہ کی کتاب میں سے علم تھا کہا کہ میں اس تخت کو تمہارے پاس لے آؤں گا پیشتر اس کے کہ تمہاری نظر تمہاری طرف پھر آوے۔ پس جب اس تخت بلقیس کو اپنے پاس ٹھہرا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے"

الفاظ مرزا صاحب قادیانی

(۱) کتاب حمامۃ البشرٰے (مطبوعہ کوآپریٹو پرنٹنگ پریس لاہور) کے صفحہ ۸۰ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

" وانت تعلم انما امرہ اذا اراد شیئا فانما یقول لہ کن فیکون اتحسبون ان ملائکۃ اللہ کانوا اقل حمۃ وقوۃ من عاصب سلیمان الذی ما قام

من مجلسہ وما نقل الی مکان واتی بعرش بلقیس قبل ان یرتد طرف
سلیمان فتدبروا والاشارۃ مکتفیۃ للعاقلین "

(ب) اخبار بدر قادیان مؤرخہ ۱۹ راپریل ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ پر ہے :-

" ۷ راپریل ۱۹۰۶ء۔ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک کے معنی ایک
شخص نے پوچھے تو فرمایا۔ ایک پل میں عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔
اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی
تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا "

مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تفسیر

اخبار "الفضل" مؤرخہ ۲۹ رمئی و یکم جون ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۲ میں ہے :-

" عرشھا کی اضافت مفسرین نے تو حقیقی ہی بتائی ہے اور ان کا یہ خیال
ہے کہ اس ملکہ کا تخت منگوانا چاہا ہے مگر حضرت خلیفہ اول اضافت یادنیٰ
ملابست قرار دیتے تھے اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت سلیمانؑ نے
فرمایا کہ اس کے لئے ایک تخت تیار کیا جائے جیسا کہتے ہیں بھائی مہمان کا
بستر لاؤ تو یہ مطلب نہیں کہ اس کے گھر سے جا کر بستر لے آؤ "

(ضمیمہ بدر۔ ۲۱ و ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۹)

مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کی تفسیر

ترجمہ قرآن مجید بزبان انگریزی نوٹ نمبر ۱۸۵۱ میں مولوی صاحب لکھتے ہیں :-

" بعرشھا میں مراد اُس تخت کی ہے جو حضرت سلیمانؑ ملکہ
بلقیس کو بٹھلانے کے واسطے اپنے اہلکاروں سے علیحدہ تیار کرانا
چاہتے تھے پس یاتونی بعرشھا کا صحیح ترجمہ
اس طرح ہے :-

" اس کے واسطے تخت لے آؤ "

یعنی تیار کر کے یا کروا کر۔ اس سے بلقیس والا تخت مراد نہیں "

قادیانی مرقع کامل

حضرت یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں

(مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر کے قلم سے)

آیات قرآنی

(الف) سورۃ الانبیاء پارہ ۱۷ کے رکوع ۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

"اور مچھلی والے یعنی حضرت یونس نبی کو یاد کیجیے جبوقت وہ غصہ کھا کر گیا پس اس نے جانا یہ کہ ہم اس پر ہرگز تنگ نہ پکڑینگے۔ پس یونس نبی اندھیروں میں پکارا یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق میں تیرے عاجز بندوں میں سے ہوں۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو غم سے بچایا اور اسی طرح بچاتے ہیں اہل ایمان کو"

(ب) سورۃ والصّٰفّٰت پارہ ۲۳ کے رکوع ۹ میں ہے:۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔

"اور تحقیق حضرت یونس نبی البتہ ہمارے پیغمبروں میں سے تھا جبوقت بھری ہوئی کشتی کی طرف چلا گیا۔ پس قرعہ ڈالا پس ہو گیا دھکیلے گیوں سے پس یونس نبی کو مچھلی نگل گئی اور وہ بڑی تکلیف میں پڑا ہوا تھا۔ پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھا البتہ مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک رہتا"

حدیث رسول رحمانی سنن ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ + مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ + مشکوٰۃ مترجم جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ + کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ + تفسیر ابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۲۹۸ + روح المعانی جلد ۱۷ صفحہ ۷۸ + فتح البیان جلد ۶ صفحہ ۱۴۷ + مواہب الرحمٰن جلد ۱۷ صفحہ ۹۹ + تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۳۴ پر ہے :-

عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیئ قط الا استجاب اللہ لہ۔

"حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی والے (یعنی حضرت یونسؑ) کی دعا جب انہوں نے اپنے رب سے دعا کی حالانکہ وہ مچھلی کے شکم میں تھے یہ تھی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین - ہر ایک مسلمان جو کسی حاجت کیواسطے اس دعا کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔"

روایت ابن عباسؓ عالم ربانی مستدرک امام حاکم جلد دوم صفحہ ۵۸۴ + تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۹ پر ہے :-

عن ابن عباسؓ قال مکث یونس فی بطن الحوت اربعین یوما۔

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن رہے تھے۔"

عقیدہ مرزا صاحب قادیانی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے صفحہ ۱۱۴ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۹ پر ہے :-

"اب ظاہر ہے کہ یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بیہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر

قوم نے اُس کو قبول کر لیا۔"

مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کی مرزائیت اور ان کا موجودہ عقیدہ

(۱) ترجمہ قرآن مجید بزبان انگریزی صفحہ ۸۷۶ ۔ نوٹ نمبر ۲۱۲۳ میں ہے

"قرآن مجید میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم سے جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف مُنہ میں اخذ کرنے کا لین صاحب اپنی لغات میں "التقم فاہا فی التقبیل" کی نظیر لکھکر اُس کے معنے کرتا ہے اُس کا بوسہ لینے کے وقت اُس نے اُس کا مُنہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا۔ اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا۔ اس میں بھی قرآن بائیبل کی تردید کرتا ہے۔ یعنی بائیبل یونسؑ کا مچھلی سے نگلا جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے"

(۲) بیان القرآن کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۲۸ پر ہے :-

"ذوالنون۔ نون بڑی مچھلی کو کہتے ہیں اور حضرت یونس کو ذوالنون مچھلی کی وجہ سے کہا گیا ہے جس نے آپ کو منہ میں لیا تھا۔"

مولوی محمد علی صاحب کا سابقہ مذہب

"پھر یونسؑ نے اس تاریکی میں (جس کے اندر وہ مچھلی کے پیٹ میں پڑا ہوا تھا) ہمیں پکارا اور دعا کی کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات ہر ایک عیب اور نقص سے پاک ہے اور میں کمزور اور مصیبتوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کو مصیبت سے نجات دی۔ اور ہر ایک ایمان والے کو ہم اس طرح نجات دیتے ہیں۔" (رسالہ ریویو جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۲۷۱)

(۲) اور یونس ہمارے مرسلوں میں سے ایک تھا یاد کرو جبکہ وہ بھرے ہوئے جہاز کی طرف بھاگ گیا اور قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ اس پر پڑا۔ پھر مچھلی اس کو نگل گئی اور وہ مستحق ملامت سمجھا گیا۔ لیکن اگر وہ ہماری تسبیح و تقدیس کرنے

والوں میں سے نہ ہوتا تو اس کے پیٹ میں رہتا۔" (ریویو بابت ماہ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۷۴/۲۷۵)

مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی کی تفسیر اخبار بدر قادیان کا ضمیمہ مورخہ ۳ و ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۲۱۳ پر ہے:۔

"حدیثوں سے تو نہیں مگر تفاسیر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کی ایڑی کو منہ میں لیا۔"

سر سیّد احمد صاحب کی نیچریت رسالہ "تحریر فی اصول التفسیر" کے صفحہ ۱۷ پر ہے:۔

"اسی طرح حضرت یونس کے قصہ میں اس بات پر قرآن مجید میں کوئی نص صریح نہیں ہے کہ درحقیقت مچھلی اُن کو نگل گئی تھی۔ ابتلع کا لفظ قرآن میں نہیں ہے التقم کا لفظ ہے جس سے صرف منہ میں پکڑ لینا مراد ہے۔"

حضرت مسیح عیسےٰ ابن مریم کا مہد میں باتیں کرنا

آیات قرآنی (ا) سورہ آل عمران پارہ ۳ کے رکوع ۱۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔

"جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ کی نام اس کا مسیح عیسےٰ ابن مریم ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں آبرو والا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہے اور لوگوں سے باتیں کریگا ماں کی گود میں (یعنی جھولے میں شیر خوارگی کی حالت میں) اور ادھیڑ عمر میں۔ اور صالح بندوں میں سے ہوگا۔"

(ب) سورۃ المائدۃ پارہ ۷ کے رکوع ۵ میں ہے:۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ
اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۔

"جس وقت (قیامت کے دن) اللہ تعالےٰ فرمائیگا اے عیسےٰ بیٹے مریم کے یاد کر میری نعمت تجھ پر اور تیری ماں پر جبوقت مدد کی تھی میں نے روح القدس کے ساتھ۔ تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور جبوقت کہ سکھائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل"۔

(ج) سورہ مریم پارہ ۱۶ کے رکوع ۵ میں ہے:۔

"پس حضرت مریم صدیقہ اپنے بچے (حضرت عیسےٰ) کے ساتھ اس کو اپنی گود میں اُٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ یہود کہنے لگے اے مریم بتحقیق تو ایک عجیب چیز لائی ہے۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا۔ اور تیری ماں بدکار عورت نہ تھی۔ پس حضرت مریم صدیقہ نے اپنے بچے (حضرت مسیح) کی طرف اشارہ کیا۔ یہود نے کہا ہم اس سے جو گود میں بچہ ہے کیونکر کلام کریں۔ حضرت عیسےٰ نے فرمایا۔ تحقیق میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ مجھے کتاب دیگا اور نبی کریگا۔ اور کریگا مجھ کو برکت والا جہاں میں ہوں۔ اور مجھ کو حکم کریگا نماز کا اور پاک زندگی بسر کرنے کا جبتک میں زندہ رہوں۔ اور میں خوش سلوک ہونگا اپنی ماں کے ساتھ اور مجھے سرکش بدبخت نہ کریگا اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن مرونگا اور جس دن اُٹھونگا زندہ ہوکر"۔

حدیث رسول ربانی صحیح بخاری شریف جلد اول ص ۴۸۸/۴۸۹ + فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ + عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۴۲ + ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۴۱۱ و ۴۱۲ + فیض الباری پارہ ۱۳ ص ۱۶۸ پر ہے:۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال لم یتکلم فی المهد الا ثلاثۃ ۔

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نہیں بولا کوئی بچہ جھولی اور گود میں سوائے تین بچوں کے۔ ایک اُن میں سے حضرت عیسےٰ ہیں۔ اور بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اس کو جریج کہتے تھے۔ وہ نماز پڑھتا تھا کہ اس کی ماں آئی تو اس نے جریج کو بلایا۔ تو جریج نے کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ اس کی ماں ناراض ہوئی اور اس نے بددعا کی کہ الٰہی! جریج کو مت وفات دیجیو جب تک کہ اس کو بدکار عورتوں کا مُنہ نہ دکھا لیجیو۔ اور جریج اپنے عبادت خانے میں تھا سو ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا۔ مگر جریج نے نہ مانا تو وہ ریوڑ چرانے والے کے پاس آئی سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا۔ سو وہ لڑکا جنی۔ تو کسی نے اس سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کے نطفہ سے ہے؟ اس نے کہا جریج کے نطفہ سے ہے تو لوگ جریج کے پاس آئے۔ سو اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور عبادت خانے سے اُتارا اور اُس کو بُرا کہا۔ اس پر جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ فلاں چرانے والا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانہ بناتے ہیں۔ جریج نے جواب میں فرمایا نہیں، مگر مٹی سے بنا دو۔

اور بنی اسرائیل میں سے ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی۔ تو ایک مرد سنہری پوشاک والا سوار وہاں سے گذرا۔ سو اس عورت نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی مانند کیجیو۔ اس پر لڑکے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اے اللہ! مجھ کو ایسا نہ کیجیو۔ پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جُھک کر دودھ پینے لگا۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا جیسے میں دیکھتا ہوں طرف حضرت علیہ السلام کے کہ اپنی اُنگلی چوستے تھے۔ پھر لوگ ایک لونڈی کو لئے ہوئے گذرے

پس اس عورت نے کہا کہ الٰہی! میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو۔ تو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا سو کہا کہ اے اللہ! مجھ کو ایسا ہی کیجیو۔ تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیوں کہا؟ تو لڑکے نے کہا کہ سوار تو ایک ظالم تھا ظالموں میں سے۔ اور اس لونڈی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا، تو نے چوری کی۔ حالانکہ اس نے نہ حرامکاری کی اور نہ چوری کی تھی۔"

روایت ابن عباسؓ صحابی حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ پر ہے۔ "عن ابن جریج قال قال ابن عباسؓ ویکلم الناس فی المھد قال مضجع الصبی فی رضاعہ"۔

تحریر مرزا صاحب قادیانی کتاب "تریاق القلوب" کے صفحہ ۴۱ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:۔ "اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں"۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی مرزائیت "فَاَتَتْ بِہٖ قَوْمَھَا تَحْمِلُہٗ لازماً حضرت عیسٰے کے زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت عیسٰے اسوقت حضرت مریم کی گود میں نہ تھے بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے اور سوار ہو کر داخل ہونا کسی خاص غرض سے تھا جیسا کہ انجیل میں ہے"۔ (بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۱-۱۲۱۲)

"یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد کا"۔ (بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۳)

سر سیّد احمد صاحب کی نیچریت "قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں ہوا تھا جب حضرت عیسٰے نبی ہو چکے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا"۔ (تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۱)